وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ،

کہ کتاب حقائق انتساب۔ وفائق جواہر مناقب مخفی و خزائن اسرار محامد خفی و جلی

مُسمّٰی بہ

کوکبِ دُرّی فی فضائلِ علی کرم اللہ وجہہ

ترجمہ مناقب مرتضوی

مصنفہ حضرت افاضل الالمعی والمعارف اللوذعی سید محمد صالح کشفی الترمذی السُنی الحنفی ابن العارف باللہ میر عبداللہ مشکین قلم

اسکنہما اللہ تعالیٰ فی جنات الارم

مع

اضافہ مقدمہ وتتمہ خاتمہ از جناب سُلطان المتکلمین وسید المحققین علامہ سید محمد سبطین صاحب قبلہ سرسوی اعلی اللہ مقامہٗ

مترجمہ

جناب الحاج مولانا مولوی سید شریف حسین صاحب سبزواری مرحوم و مغفور

ملنے کا پتہ

امامیہ کتب خانہ لاہور

مُغل حویلی۔ اندرون موچی دروازہ۔

اگرچہ احادیث مذکورہ اکثر کتب معتبرہ میں دیکھنے میں آئی ہیں۔ لیکن چونکہ سید مذکورہ قدس سرہٗ کی تالیف پر پورا اعتماد تھا۔ اس لیئے دوسری کتابوں کے نام نہیں درج کیئے گئے۔

باب سوم

افضل اصفیا اول اولیأ امیرالمومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ کے بعض فضائل اور ان کے متعلقات کے بیان میں

ارباب دانش اور اصحاب بینش پر ظاہر و باہر ہے کہ خدائے عزوجل و علا کے کلام اور مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا کی حدیث کے بعد کوئی کلام امیرالمومنین کرم اللہ وجہہٗ کے کلام سے زیادہ فصیح اور شریف نہیں ہے۔ اس لئے آیاتِ بابرکاتِ قرآنی اور احادیث حبیب سبحانی کے بیان کرنے کے بعد اس باب کو تبرکاً و تیمناً اس امام معلی مقام کے کلام معجز نظام سے شروع کیا گیا۔ اور یہ کل کلماتِ مکرمہ ایک سَو چار ہیں۔ جن کو منظور نظر آفریدگار خواجہ محمدؐ وہدار نور مضجعہ نے شرح کرکے خطبۃ البیان کے نام سے موسوم کیا ہے۔ مؤلف حقیر اس کے مطالعہ سے مشرف ہُوا ہے انصاف یہ ہے کہ شارح طیب اللہ انفاسہ نے متانت عبارت اور رسائی معانی میں شرح کی داد دی ہے رسالہ مذکور کو من وعن پورا نقل کرنا باعث طوالت ہے۔ اس لئے اپنی دانش کوتہ اندیش کے موافق تحت اللفظ معنی تحریر کئے جاتے ہیں۔ امید کہ آنحضرت کرم اللہ وجہہٗ کی رائے جہاں آرائے کے مطابق اور آپ کی رضائے مرضیہ کے موافق ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

منقبت۱۔ قَالَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ۔ اَنَا الَّذِیْ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُھَا بَعْدَ مُحَمَّدٍ غَیْرِیْ۔ **یعنی** میں وہ شخص ہوں کہ میرے پاس غیب کی کنجیاں ہیں کہ ان کنجیوں کو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد میرے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔

منقبت۲۔ قَالَ اِمَامُ الْمُتَّقِیْنَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ اَنَا بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ۔ **یعنی** میں ہر چیز کی حقیقت سے خبردار اور آگاہ ہوں۔

منقبت۳۔ قَالَ اِمَامُ الْمُسْلِمِیْنَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ اَنَا الَّذِیْ قَالَ فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا یعنی میں وہ شخص ہوں جس کی شان میں رسولؐ خدا نے فرمایا ہے کہ میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اس شہر علم کا دروازہ ہے۔

منقبت ۴۔ قَالَ اِمَامُ الْعَارِفِیْنَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ اَنَا ذُوالْقَرْنَیْنِ الْمَذْکُوْرُ فِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی **یعنی** میں ذوالقرنین ہوں جس کا ذکر کتب سماوی میں مذکور ہے۔ جو اس سے پہلے نازل ہوئیں۔

منقبت ۵۔ قَالَ اِمَامُ الْوَاصِلِیْنَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ اَنَا الْحَجَرُ الْمُکَرَّمُ الَّذِیْ تَنْفَجِرُ مِنْہُ اثْنَتَا عَشَرَۃَ عَیْنًا **یعنی** میں ہوں حجر مکرم و بزرگ پتھر جس سے بارہ چشمے جاری ہوئے یعنی دوازدہ امام کی امامت۔

منقبت ۶۔ قَالَ اِمَامُ الْمُوَحِّدِیْنَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ اَنَا الَّذِیْ عِنْدِیْ خَاتَمُ سُلَیْمَانَ۔ **یعنی** میں ہوں وہ شخص جس کے پاس سلیمانؑ کی انگوٹھی موجود ہے۔ یعنی میں تمام مخلوقات جن و انس وغیرہ میں متصرف اور حاکم ہوں۔

مولوی معنوی فرماتے ہیں ؎

حکم سلیمانؑ نبی میرفت بر دیو و پری　　بودش زتو انگشتری اللّٰہ مولانا علیؑ

منقبت ۷۔ قَالَ اِمَامُ الْمُحَقِّقِیْنَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ اَنَا الَّذِیْ اَتَوَلّٰی حِسَابَ الْخَلَائِقِ **یعنی** میں ہوں وہ شخص جو خلائق کے حساب کا متکفل اور ذمہ دار ہو۔

منقبت ۸۔ قَالَ اِمَامُ السَّالِکِیْنَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ اَنَا اللَّوْحُ الْمَحْفُوْظُ۔ **یعنی** میں لوح محفوظ ہوں کہ میرے ضمیر مہر تنویر میں تمام حقائق کونی و الٰہی کی صورتیں ثابت اور قائم ہیں۔

منقبت ۹۔ قَالَ اِمَامُ الْمُحْسِنِیْنَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ اَنَا مُقَلِّبُ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ اِنَّ اِلَیْنَا اِیَابَھُمْ ثُمَّ اِنَّا عَلَیْنَا حِسَابَھُمْ **یعنی** میں لوگوں کے دلوں اور ظاہر اور باطن کی آنکھوں کو خیر و شر کی طرف پھیرنے والا ہوں۔ ان کا مرجع اور بازگشت ہماری طرف ہے اور ان کا حساب ہم پر اور ہمارے ذمہ ہے۔

منقبت ۱۰۔ قَالَ اِمَامُ الصَّادِقِیْنَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ اَنَا الَّذِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَا عَلِیُّ الصِّرَاطُ صِرَاطُکَ وَالْمَوْقِفُ مَوْقِفُکَ۔ **یعنی** میں ہوں وہ شخص جس سے رسولؐ نے فرمایا۔ اے علیؑ صراط مستقیم تیرا رستہ ہے۔ اور موقف تیرا موقف۔ یعنی جس چیز پر تو ثابت اور راسخ ہے اسی پر ثابت اور قائم ہونا چاہئے۔ **یا** یہ کہ پلصراط تیرا صراط ہے۔ اور تو اس کا صاحب اور متصرف ہے۔ جس کو چاہے برق خاطف چمکنے والی بجلی کی طرح گذار دے اور جناب نعیم میں اس کو پہنچا دے۔ اور جس کو چاہے اوندھے منہ درکات جہنم میں بھیجے۔ اور بعض عبور و مرور کی سختیوں اور رنج و الام میں گرفتار کرے۔ اس اخلاص اور مراتب اعتقاد کے تفاوت کے موافق جو تجھ سے رکھتے ہیں اور اسی طرح قیامت کے موقف تیرے موقف ہیں اور تجھ سے متعلق ہیں۔ جس کو چاہے اپنی

حمایت کے سایہ میں ہے کر وہاں کی سختی اور محنت اس پر آسان کر دے اور بعض کو ایّام حساب کے جو پچاس ہزار سال ہیں، گذرنے کے انتظار کی عقوبت اور عذاب میں مبتلا کرے۔

منقبت ۱۱۔ قَالَ اِمَامُ الْعَالَمِیْنَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ اَنَا الَّذِیْ عِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتَابِ عَلٰی مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ۔ **یعنی** مَیں ہوں وہ شخص جس کے پاس گذشتہ اور آئندہ کے موافق کتاب خدا کا علم ہے۔

منقبت ۱۲۔ قَالَ اِمَامُ الْاَوَّلِیْنَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ اَنَا اٰدَمُ الْاَوَّلُ۔ اَنَا نُوْحُ الْاَوَّلُ اَنَا اِبْرَاھِیْمُ الْخَلِیْلُ حِیْنَ اُلْقِیَ فِی النَّارِ اَنَا مُوْنِسُ الْمُؤْمِنِیْنَ **یعنی** مَیں ہوں آدمؑ اوّل۔ مَیں ہوں نوحؑ اوّل۔ مَیں ہوں ابراہیمؑ خلیل جبکہ آگ میں ڈالا گیا۔ مَیں ہوں مومنوں کا مونس اور غم گسار

مؤلف عرض کرتا ہے کہ مراۃ الطالبین میں مرقوم ہے کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ نے بہشت اور دوزخ کے بعد چھ لاکھ سال کے عرصے میں آدم صفی کی پیدائش سے پہلے دس ہزار آدم پیدا کئے۔ اور ہر ایک آدم کو دس ہزار سال عمر عنایت ہوئی۔ اور پھر اس کو موت دی۔ اور ان کے بعد پھر ان کی طرح دس ہزار آدم پیدا کئے۔ اور آدم کو بدستور سابق دس ہزار سال کی عمر عطا فرمائی۔ اور مرتبہ اوّل و دوم کے آدموں کے بعد آدم صفی کو خلق فرمایا۔ اس بنا پر ہر آدم کے زمانے میں ایک نوح ہوا۔ پس نوحِ اوّل اس معنی میں صادق آیا۔ **مُلّا جامی** قدس سرہٗ السامی فرماتے ہیں:۔

نظم

عالمِ لُطفی وعین جود از روئے یقین ذات تو مقصودِ ایجادِ دو عالم آمدہ

بود بر آدم مقدم معینت اندر ازل نام سبقت کردہ بر حوّا و آدم آمدہ

آدمِ اوّل توئی گر راست مے پُرسی زمن گرچہ آدم از رہ صورت مقدم آمدہ

صدق دعویٰ را دریں معنی خطابِ بوتراب شاہد است اما زہر اعیان مبہم آمدہ

منقبت ۱۳۔ قَالَ اِمَامُ الْفَاتِحِیْنَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ اَنَا فَتَّاحُ الْاَسْبَابِ۔ **یعنی** میں ہوں سببوں کا کھولنے والا اور سبب بنانے والا۔

منقبت ۱۴۔ قَالَ اِمَامُ الْمُتَعَبِّدِیْنَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ اَنَا مُنْشِئُ السَّحَابِ۔ **یعنی** مَیں ہوں بادلوں کا پیدا کرنے والا۔

منقبت ۱۵۔ قَالَ اِمَامُ السَّابِقِیْنَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ اَنَا مُوْرِقُ الْاَشْجَارِ **یعنی** میں ہوں درختوں کو پتے دینے والا اور ان کو سرسبز کرنے والا۔

منقبت ۱۶۔ قَالَ اِمَامُ الْمَسْبُوْقِیْنَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ اَنَا مُفَجِّرُ الْعُیُوْنِ اَنَا مُطَّرِدُ الْاَنْھَارِ۔ **یعنی** مَیں ہوں چشمے نکالنے والا۔ اور نہروں اور ندیوں کا جاری کرنے والا۔

منقبت ۱۷۔ قَالَ اِمَامُ الْمَخْلُوْقِیْنَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ اَنَا دَاحِی الْاَرْضِیْنَ اَنَا سَمَّاکُ

السَّمٰوٰتِ۔ یعنی میں ہوں زمینوں کا بچھانے والا۔ اور آسمانوں کا بلند کرنے والا۔

منقبت ۱۸۔ قَالَ اِمَامُ الْعَادِلِیْنَ کَرَّمَ اللہُ وَجْهَهٗ عِنْدِیْ فَصْلُ الْخِطَابِ اَنَا قَسِیْمُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ۔ **یعنی** میں ہوں وہ شخص کہ میرے پاس فصل خطاب ہے یعنی وہ خطاب جو حق اور باطل کو جدا جدا کرے اور درست اور غلط میں تمیز کرے۔ **یا** ایسا کلام جو حقائق کے کھولنے اور معارف کے سمجھنے اور سمجھانے میں نہایت واضح اور ظاہر ہو۔ میں ہوں اہل بہشت پر بہشت کے درجات اور اہل جہنّم پر جہنّم کے درکات تقسیم کرنے والا۔

منقبت ۱۹۔ قَالَ اِمَامُ الْمَعْصُوْمِیْنَ کَرَّمَ اللہُ وَجْهَهٗ اَنَا تَرْجُمَانُ وَحْیِ اللہِ اَنَا مَعْصُوْمٌ مِنْ عِنْدِ اللہِ۔ **یعنی** مَیں ہوں وحی خدا کی تفسیر و بیان۔ مَیں صغائر و کبائر اور خطرات و شکوک سے عمداً اور سہواً معصوم ہوں جس کی عصمت خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

منقبت ۲۰۔ قَالَ اِمَامُ الْمُرْشِدِیْنَ کَرَّمَ اللہُ وَجْهَهٗ اَنَا حُجَّةُ اللہِ عَلٰی مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَفَوْقَ الْاَرَضِیْنَ **یعنی** مَیں ان لوگوں پر جو ملائکہ اور نفوس قدسی کی جنس سے آسمانوں میں ہیں اور طبقاتِ زمین کے رہنے والے انس و جن اور ملائکہ ارضی وغیرہ پر خدا کی وحدانیت اور کمال قدرت کی حجت قاطع اور برہان ساطع ہوں۔

منقبت ۲۱۔ قَالَ اِمَامُ الْمُبَشِّرِیْنَ کَرَّمَ اللہُ وَجْهَهٗ اَنَا خَازِنُ عِلْمِ اللہِ اَنَا قَائِمٌ بِالْقِسْطِ۔ **یعنی**۔ مَیں ہوں علم الٰہی کا خزانچی۔ مَیں ہوں عدل و عدالت سے موصوف اور قائم۔

منقبت ۲۲۔ قَالَ اِمَامُ الْمُنْذِرِیْنَ کَرَّمَ اللہُ وَجْهَهٗ اَنَا دَابَّةُ الْاَرْضِ۔ **یعنی** مَیں ہوں دابۃ الارض جو قیامت کے علامات و نشانات میں سے ہے۔

منقبت ۲۳۔ قَالَ اِمَامُ الْمُقْسِطِیْنَ کَرَّمَ اللہُ وَجْهَهٗ اَنَا الرَّاجِفَةُ اَنَا الرَّادِفَةُ۔ **یعنی** میں ہوں وہ **نفخۂ اُولیٰ** جو زمین کو زور سے ہلانے والے اور جنبش میں لانے والا ہے۔ اور میں ہوں **رادفہ یعنی نفخۂ دوم** اور رادف اس لئے نام رکھا گیا۔ کہ پہلے کے بعد آنے والا ہے۔ جو رَدُف سے لیا گیا ہے۔ اور **راجفہ** رجف سے بنا ہے۔ جس کے معنی شدّت تحریک ہیں۔

منقبت ۲۴۔ قَالَ اِمَامُ الْعَاشِقِیْنَ کَرَّمَ اللہُ وَجْهَهٗ اَنَا الصَّیْحَةُ بِالْحَقِّ یَوْمُ الْخُرُوْجِ الَّذِیْ لَا یُکْتَمُ عَنْهُ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ **یعنی** میں ہوں صیحہ۔ چیخ، برحق جو کہ خلقت کے باہر نکلنے اور محشور ہونے کے دن ہوگا۔ وہ دن جس سے آسمانوں اور زمین کی مخلوقات پوشیدہ نہیں۔

منقبت ۲۵۔ قَالَ اِمَامُ الْمُقَرَّبِیْنَ کَرَّمَ اللہُ وَجْهَهٗ اَنَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ صَوْتُهٗ فِی الْحُرُوْبِ کَاَصْوَاتِ الرَّعْدِ۔ **یعنی** مَیں ہوں علیؑ بن ابی طالب جس کی آواز جنگوں میں بجلی کی آوازوں کی طرح ہے۔

منقبت ۲۶ - قَالَ اِمَامُ الرَّاشِدِیْنَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ اَنَا اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ حُجَّتَہٗ وَکَتَبَ عَلٰی حَوَاشِیْہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ وَوَصِیُّہٗ **یعنی** میں وہ پہلا شخص ہوں جس کو اللہ تعالیٰ نے اوّل اپنی حجت پیدا کیا۔ اور اس کے اطراف پر لکھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ وَوَصِیُّہٗ **اور فرمایا**۔ ثُمَّ خَلَقَ الْعَرْشَ وَکَتَبَ عَلٰی اَرْکَانِہِ الْاَرْبَعَۃِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ وَوَصِیُّہٗ۔ **یعنی** پھر عرش کو پیدا کیا۔ اور اس کے چاروں ارکان پر کلمات مذکورہ لَآ اِلٰہَ ..... وَوَصِیُّہٗ لکھا۔ وَقَالَ ثُمَّ خَلَقَ الْاَرْضِیْنَ فَکَتَبَ عَلٰی اَطْرَافِھَا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ..... وَوَصِیُّہٗ **نیز** فرمایا آنحضرت کرم اللہ وجہہ نے کہ پھر خدا نے طبقات زمین کو پیدا کیا۔ اور اس کے اطراف وجوانب پر کلماتِ مذکورہ بالا تحریر فرمائے۔ وَقَالَ ثُمَّ خَلَقَ اللَّوْحَ فَکَتَبَ عَلٰی حُدُوْدِہٖ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ وَوَصِیُّہٗ **نیز** آنحضرت کرم اللہ وجہہ نے فرمایا۔ کہ اس کے بعد لوح کو پیدا کیا۔ اور اس کے کناروں پر کلمات مذکورہ بالا قلم قدرت سے تحریر فرمائے۔

منقبت ۲۷ - قَالَ اِمَامُ الْمُتَوَکِّلِیْنَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ اَنَا السَّاعَۃُ الَّتِیْ لِمَنْ کَذَّبَ بِھَا سَعِیْرًا **یعنی** میں وہ ساعت ہوں کہ جو شخص اس کو جھٹلائے۔ اور اُس کا منکر ہو۔ اس کے لئے دوزخ واجب ہے۔ اور اس ساعت سے مراد روزِ قیامت ہے۔

منقبت ۲۸ - قَالَ اِمَامُ الشَّاھِدِیْنَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ اَنَا ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَا رَیْبَ فِیْہِ۔ **یعنی** میں وہ کتاب ہوں۔ جس میں کسی قسم کا شک و ریب نہیں ہے جس سے مراد قرآن مجید ہے۔

منقبت ۲۹ - قَالَ اِمَامُ الرّٰکِعِیْنَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ اَنَا الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰہُ اَنْ یُّدْعٰی بِہٖ **یعنی** میں وہ خدا کے اسماء حسنیٰ ہوں جن کے بارے میں خدا نے ارشاد فرمایا ہے کہ اس کو ان اسماء سے پکارا جائے۔ مولوی معنوی فرماتے ہیں۔ **نظم**

اے مرغ خوش الحان بخواں اَللّٰہُ مولانا علیؑ	تسبیح خود کن بر زباں اَللّٰہُ مولانا علیؑ
اسمش عظیم و اعظم است غفار فرد عالم است	مولا حق آدم است اَللّٰہُ مولانا علیؑ
خواہی کہ یابی زو نشان جان در رہ او بر فشاں	کو جانِ وہ است او جاں ستاں اَللّٰہُ مولانا علیؑ
سلطانِ بے مثل و نظیر پروردگار بے وزیر	دارندہ برنا و پیر اَللّٰہُ مولانا علیؑ

منقبت ۳۰ - قَالَ اِمَامُ السَّاجِدِیْنَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ اَنَا النُّوْرُ الَّذِیْ اقْتَبَسَ مِنْہُ مُوْسٰی فَھَدٰی **یعنی** میں وہ نور ہوں جس سے موسیٰؑ نے روشنی طلب کی۔ تو ہدایت پائی۔

منقبت ۳۱ - قَالَ اِمَامُ الْمُکَرَّمِیْنَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ اَنَا ھَادِمُ الْقُصُوْرِ۔

یعنی دنیا کے محلوں اور عالم کی عمارتوں کو منہدم کرنے والا میں ہوں۔

منقبت ۳۲ - قَالَ اِمَامُ الْمُجْتَهِدِیْنَ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ اَنَا مُخْرِجُ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنَ الْقُبُوْرِ۔

یعنی مومنوں کو اُن کی قبروں سے نکالنے والا میں ہوں۔

منقبت ۳۳ - قَالَ اِمَامُ الْمُحْتَسِبِیْنَ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ اَنَا الَّذِیْ عِنْدِیْ اَلْفُ کِتَابٍ مِنْ کُتُبِ الْاَنْبِیَاءِ **یعنی** میں ہوں وہ شخص جس کے پاس انبیا علیہم السلام کی کتابوں میں سے ہزار کتابیں موجود ہیں۔

منقبت ۳۴ - قَالَ اِمَامُ الْمُتَکَلِّمِیْنَ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ اَنَا الْمُتَکَلِّمُ بِکُلِّ لُغَتٍ فِی الدُّنْیَا۔

یعنی میں ہوں وہ شخص جو دنیا کی ہر لغت و زبان میں کلام کرتا ہے۔

منقبت ۳۵ - قَالَ اِمَامُ الْمُتَعَالِیْنَ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ اَنَا صَاحِبُ نُوْحٍ وَمُنْجِیْهِ اَنَا صَاحِبُ اَیُّوْبَ الْمُبْتَلٰی وَمُنْجِیْهِ وَشَافِیْهِ اَنَا صَاحِبُ یُوْنُسَ وَمُنْجِیْهِ۔ **یعنی** میں ہوں نوحؑ کا صاحب و رفیق اور اس کا نجات دینے والا۔ اور میں ہوں ایوبؑ کا صاحب جو انواع و اقسام کے رنج و بلا میں مبتلا تھا اور اس کو ان بلاؤں سے نجات دینے والا۔ اور اس کو شفا عطا کرنے والا۔ اور میں یونسؑ کا صاحب اور نجات دہندہ ہوں۔

منقبت ۳۶ - قَالَ اِمَامُ الْقَادِرِیْنَ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ اَنَا اَقَمْتُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ بِنُوْرِیْ وَالْقُدْرَةِ الْکَامِلَةِ۔ **یعنی** میں ہوں جس نے ساتوں آسمانوں کو اپنے نور اور خدا کی قدرت سے قائم کیا ہے۔

منقبت ۳۷ - قَالَ اِمَامُ الْغَالِبِیْنَ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ اَنَا الَّذِیْ بِیْ اَسْلَمَ اِبْرَاهِیْمُ الْخَلِیْلُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَاَقَرَّ بِفَضْلِهٖ۔ **یعنی** میں وہ شخص ہوں کہ میرے سبب سے ابراہیمؑ خلیل پروردگار عالمین پہ اسلام لائے اور اُس کی بزرگی اور فضل کا اقرار کیا۔

منقبت ۳۸ - قَالَ اِمَامُ الْقَانِتِیْنَ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ اَنَا عَصَاءُ الْکَلِیْمِ وَبِهٖ اٰخِذٌ بِنَاصِیَةِ الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ۔ **یعنی** موسیٰؑ کلیم اللہ کا عصا میں ہوں۔ اور میں اس کے ذریعہ سے تمام مخلوق کی پیشانی کے بالوں کو پکڑنے والا ہوں۔ اور ان میں قابض اور متصرف ہوں۔

منقبت ۳۹ - قَالَ اِمَامُ الْمَعْطُوْفِیْنَ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ اَنَا الَّذِیْ نَظَرْتُ فِیْ عَالَمِ الْمَلَکُوْتِ فَلَمْ اَجِدْ غَیْرِیْ شَیْئًا وَقَدْ غَابَ۔ **یعنی** میں وہ شخص ہوں کہ میں نے عالم ملکوت میں نظر کی۔ پس اپنے سوا اور کوئی چیز نہ پائی۔ اور وہ غیر بیشک غائب تھا۔

منقبت ۴۰ - قَالَ اِمَامُ الْاٰمِرِیْنَ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ اَنَا الَّذِیْ اُحْصِیْ هٰذَا الْخَلْقَ وَاِنْ کَثُرُوْا حَتّٰی اُؤَدِّیَهُمْ اِلَی اللّٰهِ۔ **یعنی** میں وہ شخص ہوں کہ خلقت کے اعداد اور گنتی کو شمار کرتا اور

معلوم کرتا ہوں اگرچہ وہ بہت ہیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف ان کو پہنچاؤں۔

منقبت[۱۴۱]۔ قَالَ اِمَامُ الطَّاهِرِیْنَ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ اَنَا الَّذِیْ لَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَمَا اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ۔ **یعنی** میں وہ شخص ہوں کہ قول اور کلام میرے پاس متغیر اور متبدل نہیں ہوتا۔ اور میں بندگانِ خدا پر ظلم کرنے والا نہیں ہوں۔

منقبت[۱۴۲]۔ قَالَ اِمَامُ الْمُقْسِطِیْنَ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ اَنَا وَلِیُّ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ وَالْمُفَوَّضُ اِلَیْهِ اَمْرُهٗ وَالْحُکْمُ فِیْ عِبَادِهٖ **یعنی** میں زمین میں خدا کا ولی ہوں۔ اور امرِ خدا میرے سپرد کیا گیا ہے۔ اور میں اس کے بندوں پر حکم کرتا ہوں جیسا کہ فرمایا ہے یا جیسا میں چاہتا ہوں۔

منقبت[۱۴۳]۔ قَالَ اِمَامُ الْمُهَیْمِنِیْنَ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ اَنَا الَّذِیْ دَعَوْتُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ فَاَجَابُوْنِیْ فَاَمَرْتُهَا فَیَنْتَصِبُوْنَ۔ **یعنی** میں وہ شخص ہوں کہ میں نے ساتوں آسمانوں کو بُلایا انہوں نے میرے حکم کو قبول کیا پس میں نے اُن کو حکم دیا۔ اور وہ قائم ہو گئے۔

منقبت[۱۴۴]۔ قال امام المخبرین کرم اللہ وجھہ اَنَا الَّذِیْ بَعَثْتُ النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ۔ **یعنی** میں وہ شخص ہوں کہ میں نے نبیوں اور رسولوں کو مبعوث کیا ہے۔

منقبت[۱۴۵]۔ قال امام الحاکمین کرم اللہ وجھہ اَنَا الَّذِیْ دَعَوْتُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ فَاَجَابَانِیْ **یعنی** میں وہ شخص ہوں کہ میں نے سورج اور چاند کو بُلایا۔ اور ان سے اطاعت طلب کی پس انہوں نے میرا کہنا قبول کیا۔ مولوی معنوی ارشاد فرماتے ہیں۔

خواجۂ خیر البشر بابِ شبیر و شبر — راجعِ شمس و قمر شاہ سلام علیک!

حیدرِ لشکر شکن بابِ حسینؑ و حسنؑ — شیرِ خدا ابو الحسن شاہ سلام علیک

منقبت[۱۴۶]۔ قال امام المہاجرین کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ اَنَا فَطَرْتُ الْعٰلَمِیْنَ۔ **یعنی** میں نے جملہ عوالم کو پیدا کیا ہے۔

منقبت[۱۴۷]۔ قال امام المجاهدین کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ اَنَا دَاحِی الْاَرْضِیْنَ وَعَالِمٌ بِالْاَقَالِیْمِ **یعنی** میں ہوں زمینوں کا بچھانے والا۔ اور تمام ولایتوں کے حالات سے خبردار ہوں۔

منقبت[۱۴۸]۔ قال امام الشہیدین کرم اللہ وجھہ اَنَا اَمْرُ اللّٰهِ وَالرُّوْحُ۔ **یعنی** میں ہوں امرِ خدا اور اُس کی رُوح۔ چنانچہ ارشاد فرمایا ہے۔ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ۔ (کہہ دے اے محمدؐ کہ رُوح میرے پروردگار کے امر سے ہے۔

منقبت[۱۴۹]۔ قال امام المُیَادِیْنَ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ اَنَا الَّذِیْ قَالَ اللّٰهُ

لِاَعْدَآئِہٖ اَلْقِیَا فِی جَھَنَّمَ کُلَّ کَفَّارٍ عَنِیْدٍ۔ **یعنی** مَیں وہ شخص ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اس کے دشمنوں کے لیئے فرمایا کہ تم دونوں ہر کافر گردن کش کو دوزخ میں ڈالو۔

منقبت[۵۰]۔ قَالَ اِمَامُ الْاَفْصَحِیْنَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ اَنَا الَّذِیْ لَوْسَیْتُ الْجِبَالَ وَبَسَطْتُ الْاَرْضِیْنَ۔ اَنَا مُخْرِجُ الْعُیُوْنِ وَمُنْبِتُ الزُّرُوْعِ وَمُثْمِرُ الْاَشْجَارِ وَمُخْرِجُ الثِّمَارِ۔ **یعنی** مَیں وہ شخص ہوں کہ میں نے پہاڑوں کو زمین کی حفاظت کے لئے لنگر کیا ہے اور مخلوقات کی سکونت کے لئے میں نے زمینوں کو بچھایا ہے۔ اور میں ہوں چشموں کو نکالنے والا۔ اور کھیتوں کو اُگانے والا۔ اور درختوں کو بلند کرنے والا اور میووں کو نکالنے والا۔

منقبت[۵۱]۔ قَالَ اِمَامُ الْمُقَاتِلِیْنَ اَنَا الَّذِیْ اُقَدِّرُ اَقْوَاتَھَا وَمُنْزِلُ الْمَطَرِ وَمُسْمِعُ الرَّعْدِ وَالْبَرْقِ۔ **یعنی** میں ہوں وہ شخص جو لوگوں کے کھانوں کا اندازہ کرتا ہے۔ اور میں بارش برساتا ہوں۔ اور مَیں رعد اور برق کی آوازیں سُنواتا ہوں۔

منقبت[۵۲]۔ قَالَ اِمَامُ الْمُتَقَدِّمِیْنَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ اَنَا مُضِیُٔ الشَّمْسِ وَ مُطْلِعُ الْفَجْرِ وَمُنْشِئُ النُّجُوْمِ۔ وَمُنْشِئُ الْفُلْکِ فِی الْبُحُوْرِ۔ **یعنی** مَیں ہوں سورج کو روشن کرنے والا اور صبح کو نکالنے والا اور ستاروں کو پیدا کرنے والا۔ اور کشتیوں کو سمندر میں چلانے والا ہے

توحاکم ہفت اختری ہم سالکاں را رہبری ہم مومناں را غم خوری اللہ مولانا علیؑ

منقبت[۵۳]۔ قَالَ اِمَامُ الْمُتَفَاخِرِیْنَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ اَنَا الَّذِیْ اُقُوْمُ السَّاعَۃَ اَنَا الَّذِیْ اِنْ اُمِتُّ فَلَمْ اَمُتْ وَاِنْ قُتِلْتُ فَلَمْ اُقْتَلْ۔ **یعنی** مَیں ہوں وہ شخص کہ قیامت کو برپا کروں گا اور مَیں ہوں وہ شخص کہ اگر مجھے موت دی جائے۔ تو نہیں مروں گا۔ اور اگر میں قتل کیا جاؤں۔ تو میں قتل نہ ہوں گا اور در حقیقت)

منقبت[۵۴]۔ قَالَ اِمَامُ الشَّاھِدِیْنَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ اَنَا الَّذِیْ اَعْلَمُ مَا یُحْدِثُ اٰنًا بَعْدَ اٰنٍ وَسَاعَۃً بَعْدَ سَاعَۃٍ اَنَا الَّذِیْ اَعْلَمُ خَطَرَاتِ الْقُلُوْبِ وَلَمْحَ الْعُیُوْنِ وَمَا یُخْفِی الصُّدُوْرُ۔ **یعنی** مَیں وہ شخص ہوں۔ کہ ہر ساعت اور آن میں جو چیز پیدا ہوتی ہے اس کو جانتا ہوں۔ اور میں وہ شخص ہوں کہ ان چیزوں کو جو دلوں میں گذرتی ہیں۔ جانتا ہوں۔ اور آنکھوں کے جھپکنے کا حال مجھے معلوم ہے۔ اور جو کچھ لوگوں کے سینوں میں پوشیدہ ہے۔ اس کا مجھے علم ہے۔

منقبت[۵۵]۔ قَالَ اِمَامُ الْخَطِیْبِیْنَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ اَنَا صَلٰوۃُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَزَکٰوتُھُمْ وَحَجُّھُمْ وَجِہَادُھُمْ۔ **یعنی** مَیں مومنوں کی نماز اور اُن کی زکوٰۃ اور ان کا حج اور ان کا جہاد ہوں

مولوی معنوی فرماتے ہیں:۔ **بیت**

سُبْحَانَ حَیٌّ لَا یَنَامُ پیدا ز دہر صبح و شام ج و نماز است و صیام اللہ مولانا علیؑ

منقبت ۵۶ - قَالَ اِمَامُ الْوَارِثِیْنَ کَرَّمَ اللہُ وَجْھَہٗ اَنَا النَّاقُوْرُ الَّذِیْ قَالَ اللہُ تَعَالٰی فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ اَنَا صَاحِبُ النَّشْرِ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ اَنَا اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللہُ نُوْرِیْ وَاَنَا وَعَلِیٌّ مِنْ نُوْرٍ وَاحِدٍ - **یعنی** میں ہوں وہ ناقور جس کا ذکر حق تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے۔ فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ۔ **یعنی** جبکہ صور میں پھونکا جائے گا۔ اور نشر اوّل یعنی اوّل قبر سے اٹھانے اور برانگیختہ کرنے کا حساب میں ہوں۔ اور یہ زندہ کرنے سے کنایہ ہے اور اسی طرح نشر آخر یعنی عرصات کی طرف زمین کے اٹھانے کا صاحب میں ہوں۔ **اور میں** وہ پہلا شخص ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا کیا ہے۔ اور میں اور علی ایک نور سے ہیں۔

منقبت ۵۷ - قَالَ اِمَامُ الْمُعَظَّمِیْنَ کَرَّمَ اللہُ وَجْھَہٗ - اَنَا صَاحِبُ الْکَوَاکِبِ وَمُزِیْلُ الدَّوْلَۃِ اَنَا صَاحِبُ الزَّلْزَالِ وَالرَّاجِفَۃِ وَاَنَا صَاحِبُ الْبَلَایَا وَفَصْلُ الْخِطَابِ - **یعنی** میں ہوں صاحب کواکب۔ اور دولت کا دور کرنے والا۔ میں ہوں صاحب زلزلہ و راجفہ۔ اور میں ہوں صاحب مقلد و مطالب اور صاحب بلایا۔ اور وہ کلام جو حق اور باطل میں تمیز اور فرق کر دیتا ہے۔

منقبت ۵۸ - قَالَ اِمَامُ الْبَاذِلِیْنَ کَرَّمَ اللہُ وَجْھَہٗ اَنَا صَاحِبُ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِیْ لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُھَا فِی الْبِلَادِ وَاَنَا نَازِلُھَا - اَنَا الْمُنْفِقُ الْبَاذِلُ بِمَا فِیْھَا - **یعنی** میں ہوں اس ارم کا صاحب اور مالک جو بڑے عمودوں اور ستونوں والا ہے۔ ایسا ارم کہ جس کی مثل کسی شہر میں پیدا نہیں ہوا۔ اور وہ میرا ہے۔ اور جو نفیس جواہرات وغیرہ اس ارم میں ہیں ان کو بذل اور خرچ کرنے والا میں ہوں۔

منقبت ۵۹ - قَالَ اِمَامُ الْاَشْجَعِیْنَ کَرَّمَ اللہُ وَجْھَہٗ اَنَا اَھْلَکْتُ الْجَبَابِرَۃَ الْمُتَقَدِّمِیْنَ بِسَعْیِ ذِی الْفِقَارِ - **یعنی** میں وہ شخص ہوں کہ میں نے ذوالفقار کی سعی و کوشش سے پہلے سرکشوں اور جباروں کو ہلاک کیا ہے مولوی معنوی فرماتے ہیں۔

نظم

سر و فتر ہر انجمن - علامہ مصر و یمن آں پُر دل دشمن شکن اللہ مولانا علیؑ
اے بندۂ شیریں زباں از ولو گر یابی اماں ہر دم بگو از صدق جاں اللہ مولانا علیؑ
گر عاشقی وارہ بیں فرّہ مشو خود را مبیں وانگہ جان و دل گزیں اللہ مولانا علیؑ
اے شمس دیں جاں باز جاں دُرّ معانی بر فشاں تا اید ت در گوش جاں اللہ مولانا علیؑ

منقبت ۶۰ - قَالَ اِمَامُ الْمُعَلِّمِیْنَ کَرَّمَ اللہُ وَجْھَہٗ اَنَا الَّذِیْ حَمَلْتُ النُّوْحَ فِی السَّفِیْنَۃِ اَنَا الَّذِیْ اَنْجَیْتُ اِبْرَاھِیْمَ وَمُؤْنِسَہٗ اَنَا مُؤْنِسُ یُوْسُفَ فِی الْجُبِّ وَمُخْرِجُہٗ اَنَا

صَاحِبُ مُوسٰی وَالْخِضرِ وَمُعَلِّمُهُمَا۔ **یعنی** مَیں وہ شخص ہوں کہ میں نے نوحؑ کو اس کشتی میں سوار کیا جو اس نے تیار کی تھی میں وہ شخص ہوں جس نے ابراہیمؑ کو آگ سے نجات دی اور عالم غربت میں اس کا مونس رہا۔ مَیں ہوں جو کنوئیں میں یوسف کا مونس تھا۔ اور اس کو کنوئیں سے نکالا۔ موسٰیؑ اور خضرؑ کا صاحب اور ان کا تعلیم دینے والا میں ہوں۔ جس نے اسرار الٰہی کے غوامض اور حکمتوں کی ان کو تعلیم دی۔

منقبت ۶۱۔ قَالَ اِمَامُ الْمُحِبِّیْنَ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ اَنَا مُنْشَاءُ الْمَلَكُوْتِ وَالْكَوْنِ۔ **یعنی** ملکوت اور عالم کون کے پیدا کرنے کا باعث اور سبب میں ہوں یا ان دونوں کا پیدا کرنے والا میں ہوں۔

منقبت ۶۲۔ قَالَ اِمَامُ الْمُجِدِّیْنَ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ اَنَا الْبَارِئُ اَنَا الْمُصَوِّرُ فِی الْاَرْحَامِ۔ **یعنی** میں نقصانوں سے مبرّا اور منزّہ ہوں۔ رحموں میں بچوں کو صورت دینے والا میں ہوں۔

منقبت ۶۳۔ قَالَ اِمَامُ الْمُفَسِّرِیْنَ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ اَنَا الَّذِیْ اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَاَرْفَعُ الْاَبْرَصَ وَاَعْلَمُ مَا فِی الضَّمَائِرُ اُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَأْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِكُمْ۔ **یعنی** میں وہ شخص ہوں کہ مادر زاد اندھوں کو بینا کرتا ہوں۔ اور برص اور پیسی کے مرض کو دور کرتا ہوں۔ اور جو کچھ دلوں میں ہے اس سے واقف ہوں اور میں وہ شخص ہوں کہ تم کو اس چیز سے آگاہ و خبردار کرتا ہوں۔ جو تم کھاتے ہو۔ اور جو کچھ اپنے گھروں میں ذخیرہ کرتے ہو۔

منقبت ۶۴۔ قَالَ اِمَامُ الْمُطِیْعِیْنَ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ اَنَا الْبَعُوْضَةُ الَّتِیْ ضَرَبَ اللّٰهُ بِهَا مَثَلًا۔ **یعنی** میں وہ بعوضہ ہوں جس کی مثال اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بیان فرمائی ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیٖۤ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا (خدا حیا نہیں کرتا۔ اس بات سے کہ وہ مثل بیان کرے مچھر کی۔ یا اس سے بڑی چیز کی۔ یعنی اُس کی قدرت کی ایک آیت۔

منقبت ۶۵۔ قَالَ اِمَامُ الْمُطِیْبِیْنَ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ اَنَا الَّذِیْ اَطَاعَنِیَ اللّٰهُ فِی الظُّلْمَةِ۔ **یعنی** میں وہ شخص ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ظلمت اور تاریکی میں میری اطاعت اور فرمانبرداری کی یعنی اس وقت میں میری درخواست اور التماس کو قبول فرمایا۔

منقبت ۶۶۔ قَالَ اِمَامُ الْاَجْوَدِیْنَ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ اَنَا الَّذِیْ اَقَامَنِیَ اللّٰهُ وَالْخَلْقُ فِی الظُّلْمَةِ وَدَعٰی اِلٰی طَاعَتِیْ فَلَمَّا ظَهَرَتْ اَنْكَرُوْهُ قَالَ جَلَّ وَعَلَا فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ۔ **یعنی** مَیں ہوں وہ شخص کہ اللہ تعالیٰ نے میری حقیقت کو قائم اور مہیا کیا۔ جبکہ تمام مخلوقات ظلمت اور نیستی کے پھندے میں گرفتار تھی۔ اور اس مخلوق کو میری اطاعت کی طرف دعوت دی پس جب وہ ظلمت روشن اور ظاہر ہو گئی اور وہ مخلوقات عالم وجود میں آ گئی۔ انہوں نے میری اطاعت

اور فرمانبرداری سے انکار کر دیا۔ چنانچہ حق تعالیٰ خود اپنے کلام پاک میں اس طرف اشارہ فرماتا ہے۔ فَلَمَّا جَاءَهُمْ ...... الخ۔ **یعنی** پس جس وقت وہ ان کے پاس آیا۔ انہوں نے اس کی قدر و منزلت نہ پہچانی اور اس کے منکر اور کافر ہو گئے۔

منقبت ۶۷۔ قال امام المکملین کرّم اللہ وجہہٗ اَنَا الَّذِیْ کَسَوْتُ الْعِظَامَ لَحْماً۔ **یعنی** مَیں وہ شخص ہوں کہ مَیں نے ہڈیوں کو گوشت کا لباس پہنایا ہے۔

منقبت ۶۸۔ قال امام الاعلمین کرّم اللہ وجہہٗ اَنَا الَّذِیْ هُوَ حَامِلُ عَرْشِ اللّٰهِ مَعَ الْاَبْرَارِ مِنْ وُلْدِیْ وَحَامِلُ الْعِلْمِ اَنَا الَّذِیْ اَعْلَمُ تَاْوِیْلَ الْقُرْاٰنِ وَالْکُتُبِ السَّالِفَةِ۔ اَنَا الْمَرْسُوْخُ فِی الْعِلْمِ۔ **یعنی** میں وہ شخص ہوں جو اپنی اولاد کے نیکو کاروں کے ساتھ عرشِ خدا کا اٹھانے والا ہے۔ اور میں وہ شخص ہوں جو علم لو احمد کا اٹھانے والا ہے۔ میں وہ شخص ہوں جو معانی قرآن اور کتب گذشتہ کی تاویل سے خوب واقف۔ میں راسخ کیا گیا ہوں۔

منقبت ۶۹۔ قَالَ اِمَامُ الصَّائِمِیْنَ کرم اللہ وجہہٗ اَنَا وَجْهُ اللّٰهِ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ۔ اَنَا صَاحِبُ الْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ۔ **یعنی** میں آسمانوں اور زمین میں وجہ اللہ سے سوا ہر چیز ہلاک اور فنا ہونے والی ہے۔ میں ہوں جبت اور طاغوت کا صاحب اور ان کا ہلاک کرنے والا جو مشرکوں کے بت اور معبود ہیں۔

منقبت ۷۰۔ قَالَ امام الراسخین کرّم اللہ وجہہ اَنَا بَابُ اللّٰهِ الَّذِیْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاسْتَکْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ کَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُجْرِمِیْنَ۔ **یعنی** میں وہ باب اللہ (خدا کا دروازہ) جس کا ذکر آیہ اِنَّ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا۔ الخ میں کیا گیا ہے۔ یعنی جن لوگوں نے ہماری آیات کی تکذیب کی۔ اور ان سے سرکشی اور استکبار اختیار کیا۔ ان کے لئے آسمانوں کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے۔ اور وہ بہشت میں داخل نہ ہوں گے۔ جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل نہ ہو جائے اور یہ بات محال عادی ہے پس ان کا بہشت میں داخل ہونا بھی محال ہوگا۔ ہم مجرموں کو اسی طرح بدلا دیتے ہیں۔

منقبت ۷۱۔ قال امام المخدومین کرّم اللہ وجہہٗ اَنَا الَّذِیْ خَدَمَنِیْ جِبْرَئِیْلُ وَمِیْکَائِیْلُ اَنَا الَّذِیْ رُدَّ لِیَ الشَّمْسُ مَرَّتَیْنِ اَنَا الَّذِیْ خَصَّ اللّٰهُ جِبْرَئِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ بِالطَّاعَةِ لِیْ۔ **یعنی** مَیں وہ شخص ہوں کہ جبرئیلؑ اور میکائیلؑ نے میری خدمت کی ہے۔ میں وہ شخص ہوں کہ میرے لئے آفتاب کو دو دفعہ لوٹایا گیا۔ یعنی واپس لایا گیا۔ مَیں وہ شخص ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جبرئیلؑ اور میکائیلؑ

کو میری طاعت اور فرمانبرداری کے لئے خاص کیا۔

منقبت ۳۲۔ قال امام المتبرئین کرّم اللہ وجہہ انا صاحب الطّور۔ وَاَنَا صَاحِبُ الْکِتَابِ الْمَسْطُوْرِ اَنَا بَیْتُ اللّٰہِ الْمَعْمُوْرِ۔ اَنَا الْحَرْثُ وَالنَّسْلُ۔ اَنَا الَّذِیْ فَرَضَ اللّٰہُ طَاعَتِیْ عَلٰی کُلِّ ذِیْ رُوْحٍ مُتَنَفِّسٍ مِنْ خَلْقِ اللّٰہِ۔ **یعنی** مَیں ہوں صاحب طور۔ اور وہ ایک مشہور پہاڑ ہے۔ جو مدائن میں واقع ہے۔ اور میں ہوں کتاب مسطور یعنی قرآن یا لوح محفوظ کا صاحب۔ اور میں ہوں بیت معمور۔ اور وہ ایک مکان ہے جو آسمان میں کعبہ کے مقابل واقع ہے۔ اور اس کی عمارتیں اس کے زیارت اور طواف کرنے والوں کے تعداد کے موافق ہیں اور اخبار میں وارد ہُوا ہے کہ بیت المعمور میں ہر روز ستر ہزار فرشتے طواف کے واسطے داخل ہوتے ہیں اور ان کو طواف کی نوبت نہیں آتی۔ **یا** بیت المعمور سے خانہ کعبہ مراد ہے۔ جو حاجیوں اور زائرین سے بھرا ہُوا ہے۔ جیساکہ مدارک میں مرقوم ہے۔ میں ہی وہ حرث اور نسل ہوں۔ جس کو تباہ اور برباد کیا گیا۔ **اور** مَیں وہ شخص ہوں۔ کہ خداتعالیٰ نے میری طاعت اپنی مخلوق میں سے ہر ذی روح اور ہر متنفس پر فرض کی ہے۔

منقبت ۳۳۔ قَالَ اِمَامُ الْغَازِیْنَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْہَہٗ اَنَا الَّذِیْ اَنْشُرُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اَنَا قَاتِلُ الْاَشْقِیَاءِ بِسَیْفِ ذِی الْفَقَارِ وَمُحْرِقُھُمْ بِالنَّارِ۔ **یعنی** مَیں وہ شخص ہوں جو مخلوق اوّلین و آخرین کو نشر اور برانگیختہ کروں گا۔ میں ذوالفقار کی کوششوں سے بدبختوں اور بدکاروں کو قتل کرنے والا ہوں اور اُن کے خرمن حیات کو آتش غضب سے جلانے والا ہوں۔ مولوی معنوی فرماتے ہیں۔

نظم

آں ساعد ید حق و ینبوع معالی — کز مین دے آدم شد مسعود علیؓ بود
آں شہ کہ بشمشیر سے از آئینہ دیں — زنگ ستم و بدعت بزدود علیؓ بود
آں فاتحہ دولت و مفتاح سعادت — کو قفل در مصطبہ بکشود علیؓ بود

منقبت ۳۴۔ قال امام الکاملین کرّم اللہ وجہہ اَنَا الَّذِیْ اَظْہَرَ فِی اللّٰہِ عَلَی الدِّیْنِ۔ اَنَا الْمُنْتَقِمُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ اَنَا الَّذِیْ اِلَی دَعْوَۃُ الْاُمَمِ۔ اَنَا الَّذِیْ اَذُوْدُ الْمُنَافِقِیْنَ مِنْ حَوْضِ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ **یعنی** مَیں وہ شخص ہوں کہ مجھ کو حق تعالیٰ نے دین پر غالب کیا۔ اور مَیں ظالموں سے بدلا لینے والا ہوں میں ہی وہ شخص ہوں کہ جس کی طرف تمام امّتوں کو دعوت دی گئی ہے۔ اور مَیں وہ شخص ہوں کہ منافقوں کو حوضِ کوثر سے رد کروں گا۔

منقبت ۳۵۔ قال امام المومنین کرّم اللہ وجہہ اَنَا بَابُ فَتَحَ اللّٰہُ مَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا۔ اَنَا الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَفَاتِیْحُ الْجِنَانِ وَمَقَالِیْدُ النِّیْرَانِ۔ **یعنی** مَیں وہ دروازہ ہوں جس کو خدا نے کھولا ہے۔ جو کوئی اس دروازے سے داخل ہوگا۔ دونوں جہان کے ہر قسم کے مکروہات سے محفوظ

اور امن میں رہے گا۔ میں وہ شخص ہوں کہ بہشت اور دوزخ کی کنجیاں جس کے ہاتھ میں ہیں۔

منقبت - قال امام المظفرین کرّم اللہ وجہہٗ اَنَا الَّذِیْ جَھَدَ الْجَبَابِرَۃُ بِاِطْفَاءِ نُوْرِاللّٰہِ وَادْحَاضِ حُجَّتِہٖ فَیَاْبَی اللّٰہُ اِلَّا اَنْ یُّتِمَّ نُوْرَہٗ وَوَلَایَتَہٗ اَعْطَی اللّٰہُ نَبِیَّہٗ نَھْرَ الْکَوْثَرِ وَاَعْطَانِیْ نَھْرَ الْحَیٰوۃِ اَنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ فَعَرَّفَنِیَ اللّٰہُ مَنْ یَّشَآءُ وَیَمْنَعُنِیْ مَنْ یَّشَآءُ۔ **یعنی** میں وہ شخص ہوں کہ جباروں نے نورِ خدا کے بجھانے اور اس کی حجت کے باطل کرنے کی کوشش کی۔ پس اللہ تعالیٰ نے انکار کیا۔ مگر یہ کہ اس کی ولایت اور اس کا نور کامل ہو۔ خدا نے اپنے پیغمبر کو دریائے کوثر عطا فرمایا۔ اور مجھ کو دریائے حیات عنایت فرمایا۔ میں زمین میں رسولِ خدا کے ساتھ ہوں پس جس کو چاہا۔ میرا شناسا اور عارف بنایا۔ اور جس کو نہ چاہا۔ شناسا اور عارف نہ بنایا۔

منقبت - قال امام الواصفین کرّم اللہ وجہہٗ اَنَا قَآئِمٌ فِیْ خُضْرٍ حَیْثُ الْاَرْوَاحُ تَتَحَرَّکُ وَلَا نَفْسٌ یَتَنَفَّسُ غَیْرِیْ۔ **یعنی** میں وہ شخص ہوں کہ سبزی ملکوت میں کھڑا ہوں جہاں روحیں حرکت کرتی ہیں۔ وہاں میرے سوا کوئی سانس لینے والا نہیں۔

منقبت - قال امام الصامتین کرّم اللہ وجہہٗ اَنَا عَالِمٌ صَامِتٌ وَّمُحَمَّدٌ عَالِمٌ نَاطِقٌ۔ **یعنی** میں خاموش عالم ہوں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بولنے والے عالم ہیں۔

منقبت - قال امام المقادنین کرّم اللہ وجہہٗ اَنَا صَاحِبُ الْقَرْنِ الْاُوْلٰی۔ اَنَا حَادَثْتُ مُوْسَی الْکَلِیْمَ وَاَغْرَقْتُ الْفِرْعَوْنَ۔ اَنَا عَذَابُ یَوْمِ الظُّلَّۃِ۔ **یعنی** میں ہوں قرنِ اولیٰ کا صاحب کہ حدیث میں وارد ہوا ہے۔ خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ یعنی سب قرنوں سے بہتر میرا قرن ہے۔ موسیٰ سے مکالمہ اور گفتگو کی ہے۔ اور فرعون کو غرق کیا ہے۔ اور یوم ظلّہ کا عذاب میں ہوں جو بنی اسرائیل پر بھیجا گیا۔

منقبت - قال امام الکاظمین کرّم اللہ وجہہٗ اَنَا اٰیَاتُ اللّٰہِ وَاَمِیْنُ اللّٰہِ اَنَا اُحْیِیْ وَاُمِیْتُ اَنَا اَخْلُقُ وَاَرْزُقُ اَنَا السَّمِیْعُ اَنَا الْعَلِیْمُ اَنَا الْبَصِیْرُ اَنَا الَّذِیْ اَجُوْزُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَالْاَرَضِیْنَ السَّبْعَ فِیْ طُرْفَۃِ عَیْنٍ اَنَا الْاَوَّلُ اَنَا الثَّانِیْ۔ **یعنی** میں ہوں رحمت خدا کی آیات۔ اور خدا کا رازدار۔ اور میں زندہ کرتا ہوں اور مارتا ہوں۔ اور میں پیدا کرتا ہوں اور رزق دیتا ہوں۔ میں ہوں سُننے والا۔ میں ہوں دانا۔ میں ہوں بینا ظاہر و باطن اشیا کا۔ میں ہوں وہ شخص جو ساتوں آسمانوں اور زمین کے ساتوں طبقوں کی ایک چشم زدن میں سیر کرتا ہے۔ میں ہوں اولیٰ یعنی نفخہ اولیٰ۔ اور میں ہوں ثانی یعنی نفخۂ ثانیہ۔

منقبت - قال امام المالکین کرّم اللہ وجہہٗ اَنَا ذُوالْقَرْنَیْنِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ

یعنی میں اس اُمت کا ذوالقرنین ہوں۔

منقبت[۸۲]۔ قال امام الوصیّین کرّم اللہ وجھہٗ اَنَا الَّذِیْ اَنْفُخُ فِی النَّاقُوْرِ یَوْمٌ عَسِیْرٌ عَلَی الْکَافِرِیْنَ غَیْرُ یَسِیْرٍ۔ **یعنی** میں وہ شخص ہوں کہ صور پھونکوں گا۔ اس روز جو کہ کافروں پر بہت سخت ہے۔ اور جس میں بالکل آسانی کا احتمال نہیں ہے۔

منقبت[۸۳]۔ قال امام المعشوقین کرّم اللہُ وجھہٗ اَنَا الْاِسْمُ الْاَعْظَمُ وَھُوَ کھٰیٰعص۔ **یعنی** میں ہوں اسم اعظم کہ وہ کھٰیٰعص ہے۔

منقبت[۸۴]۔ قال امام المصلین کرّم اللہ وجھہٗ اَنَا الْمُتَکَلِّمُ فِیْ لِسَانِ صَبَآءِ عِیْسٰیؑ۔ اَنَا یُوْسُفُ الصِّدِّیْقُ۔ اَنَا الَّذِیْ تَابَ اللہُ لِیْ۔ اَنَا الَّذِیْ یُصَلِّیْ فِیْٓ اٰخِرِ الزَّمَانِ عِیْسٰیؑ فِیْ خَلْفِیْ اَنَا الْمُنْقَلِبُ فِی الصُّوَرِ۔ **یعنی** میں ہوں وہ شخص کہ عیسٰی کی بچپن کی زبان میں گویا ہُوا۔ میں ہوں یوسفؑ صدیق میں ہوں وہ شخص جس کی توبہ اللہ نے قبول کی۔ میں وہ شخص ہوں۔ کہ آخری زمانے میں عیسٰی میرے پیچھے نماز پڑھے گا۔ میں مختلف صورتوں میں پلٹنے والا ہوں۔ مولوی معنوی ارشاد فرماتے ہیں:۔

نظم

آں نکتۂ تحقیقِ حقائق بہ حقیقت — کز روئے یقین مظہرِ حق بود علیؑ بود
آں نقطۂ توحیدِ خدا کز دم احمدؐ — جز او نفسِ وحدتے نشنود علیؑ بود
آں بود وجود دو جہاں کز رہِ معنیٰ — بے او نہ شدے عالم موجود علیؑ بود
آں نور مجرد کہ بُد او در ہمہ حالت — با یوسف و با عیسٰی و با ہود علیؑ بود
با مُلکِ سلیمانی و با عصمتِ یحیٰیؑ — با منزلتِ آدمؑ و داود علیؑ بود
آں روح مصطفٰےؐ کہ خداوند بہ قرآں — بنواخت بچند آیۂ دلبستود علیؑ بود
ہم صابر و ہم صادق و ہم قانت متفق — ہم ہادی و ہم شاہد و مشہود علیؑ بود
ہم اول و ہم آخر و ہم ظاہر و باطن — ہم وعدہ و ہم وعدہ موعود علیؑ بود
ایں سر بشنو باز ز شمس الحق تبریز — کز نقدِ وجود دو جہاں سود علیؑ بود

منقبت[۸۵]۔ قال امام الحافظین کرّم اللہ وجھہٗ اَنَا الْاٰخِرَۃُ وَالْاُوْلٰی اَنَا اُبْدِءُ وَاُعِیْدُ اَنَا فَرْعٌ مِّنْ فُرُوْعِ زَیْتُوْنَ وَقِنْدِیْلٌ مِّنْ قَنَادِیْلِ النُّبُوَّۃِ۔ **یعنی** میں ہوں آخرت۔ اور اولے۔ یعنی دنیا۔ میں ہوں چیزوں کا پیدا کرنے والا۔ اور ان کو ظاہر کرنے والا۔ میں ہوں ان کا اعادہ کرنے والا اور ان کا حشر کرنے والا۔ میں زیتون کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہوں جس کی قسم خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں کھائی ہے۔ وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ اور میں نبوت کی قندیلوں میں سے ایک قندیل ہوں کہ شمعِ رسالت

کو آفات کی ہواؤں سے محفوظ رکھتا ہوں۔

منقبت[۸۶]۔ قَالَ اِمامُ الزَّاکِیِّیْنَ کَرَّمَ اللهُ وَجْهَهٗ اَنَا مُظْهِرُ الْاَشْیَآءِ کَیْفَ اَشَاءُ۔ یعنی میں ہوں چیزوں کا ظاہر کرنے والا اور موجودات کا پیدا کرنے والا جس طرح چاہوں۔

منقبت[۸۷]۔ قَالَ اِمامُ النَّاظِرِیْنَ کَرَّمَ اللهُ وَجْهَهٗ اَنَا الَّذِیْ اَرَی اَعْمَالَ الْعِبَادِ لَا یَعْزُبُ عَنِّیْ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ یعنی مَیں ہوں وہ شخص کہ بندوں کے عملوں کو دیکھتا ہے مجھ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں نہ زمین میں نہ آسمان میں۔

منقبت[۸۸]۔ قَالَ اِمَامُ الْخَاشِعِیْنَ کَرَّمَ اللهُ وَجْهَهٗ اَنَا مِصْبَاحُ الْهِدَایَةِ۔ اَنَا مِشْکٰوةٌ فِیْهَا نُوْرُ الْمُصْطَفٰی اَنَا الَّذِیْ لَیْسَ شَیْءٌ مِنْ عَمَلِ عَامِلٍ اِلَّا بِمَعْرِفَتِیْ۔ یعنی مَیں ہوں چراغِ ہدایت میں ہوں وہ مشکوٰۃ (چراغ دان) جس میں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نور ہے۔ مَیں وہ شخص ہوں کہ کسی عمل کرنے والے کا عمل میری معرفت کے بغیر معتبر نہیں۔ اور پایۂ اعتبار سے ساقط ہے۔

منقبت[۸۹]۔ قَالَ اِمامُ الرَّافِعِیْنَ کَرَّمَ اللهُ وَجْهَهٗ اَنَا خَازِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنَا قَآئِمٌ بِالْقِسْطِ۔ اَنَا عَالِمٌ بِتَغَیُّرِ الزَّمَانِ وَحَدَثَانِهٖ اَنَا الَّذِیْ اَعْلَمُ عَدَدَ النَّمْلِ وَوَزْنَهَا وَمِقْدَارَ الْجِبَالِ وَوَزْنَهَا وَعَدَدَ قَطَرَاتِ الْاَمْطَارِ۔ یعنی میں ہوں آسمانوں اور زمین کا خزانچی کہ سب میری قدرت کے تصرف میں ہے۔ مَیں ہوں عدل کا قائم کرنے والا۔ میں زمانے کے ایک حال سے دُوسرے حال میں تبدیل ہونے اور اس کے حوادث سے خبردار اور آگاہ ہوں میں ہوں وہ شخص کہ چیونٹیوں کی تعداد اور اُن کے وزن اور پہاڑوں کی مقدار اور اُن کے وزن کو اور بارش کے قطروں کی شمار کو جانتا ہے۔

منقبت[۹۰]۔ قَالَ اِمامُ الْخَاضِعِیْنَ کَرَّمَ اللهُ وَجْهَهٗ۔ اَنَا اٰیَاتُ اللهِ الْکُبْرٰی الَّتِیْ اَرٰهَا اللهُ فِرْعَوْنَ وَعَصٰی۔ یعنی مَیں اللہ تعالیٰ کی آیاتِ کبریٰ ہوں۔ جو اللہ نے فرعون کو دکھائیں اور اس فرعون نے عصیان اور نافرنی کی۔

منقبت[۹۱]۔ قَالَ اِمَامُ الْمُسَبِّحِیْنَ کَرَّمَ اللهُ وَجْهَهٗ اَنَا الَّذِیْ اَقْبَلَ اِلَی الْقِبْلَتَیْنِ وَاُحْیِیْ مَرَّتَیْنِ وَاُظْهِرُ الْاَشْیَاءَ کَیْفَ اَشَآءُ۔ یعنی مَیں ہوں وہ شخص جس نے دو قبلوں یعنی بیت المقدس اور کعبہ کی طرف مُنہ کیا ہے اور مَیں دو دفعہ زندہ کرتا ہوں۔ یہ نصیرؔ کے مشہور و معروف قصّے کی طرف اشارہ ہے۔ چنانچہ آصفیؔ ذیل کے شعر میں اس مقولے کی خبر دیتا ہے ؎

زغمزہ ولبِ آں فتنہ عجم دیدم　　زشہسوارِ عرب آنچہ بر نصیر گذشت

اور قصّہ مذکورہ معجزات وخارق عادات کے باب میں ان شاء اللہ اسانید صحیحہ کے ساتھ مفصّل طور پر ذکر کیا جائے گا۔

اور مَیں وہ شخص ہوں کہ چیزوں کو جس طرح چاہتا ہوں ظاہر کرتا ہوں۔

منقبت ۹۲۔ قال امام المفلحین کرّم اللہ وجههٗ اَنَا الَّذِیْ رَمَیْتُ وَجْهَ الْکُفَّارِ کَفَّ تُرَابٍ فَرَجَعُوْا وَاهْلَکُوْا اَنَا الَّذِیْ جَحَدَ وِلَایَتِیْ اَلْفُ اُمَّةٍ فَمَسَخَهُمْ۔ **یعنی** میں وہ شخص ہوں کہ میں نے کفار کے منہ پر خاک کی مٹھی ڈالی۔ پس وہ واپس ہوئے اور ہلاک ہو گئے۔ اور میں ہوں وہ شخص کہ پہلی اُمتوں میں سے ہزار امت نے میری ولایت کا انکار کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کو مسخ کر دیا۔

منقبت ۹۳۔ قال امام المشفّعین کرّم اللہ وجههٗ اَنَا الَّذِیْ سَالِفُ الزَّمَانِ وَخَارِجٌ وَظَاهِرٌ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ۔ **یعنی** میں وہ شخص ہوں کہ زمانے سے پہلے ہوں اور خروج کرنے والا ہوں۔ اور آخری زمانے میں ظاہر ہونے والا ہوں۔

منقبت ۹۴۔ قال امام الورعین کرّم اللہ وجههٗ اَنَا قَاصِمُ فَرَاعِنَةِ الْاَوَّلِیْنَ وَمُخْرِجُهُمْ وَمُعَذِّبُهُمْ فِی الْاٰخِرِیْنَ اَنَا مُعَذِّبُ الْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ مُخْرِجُهُمْ وَمُعَذِّبُ یَغُوْثَ وَیَعُوْقَ وَنَسْرًا وَقَدْ اَضَلُّوْا کَثِیْرًا۔ **یعنی** میں پہلے مشرکوں (فرعونوں) کی گردنیں توڑنے والا اور ان کی سلطنت سے ان کو نکالنے والا اور قیامت صغریٰ میں عذاب دینے والا ہوں۔ اور میں ہوں جبت اور طاغوت کو سزا دینے والا۔ اور ان کو خانہ کعبہ سے نکالنے والا۔ اور میں یغوث، یعوق اور نسر کو جو مشرکوں کے بت ہیں۔ عذاب دینے والا ہوں۔

منقبت ۹۵۔ قال امام العالمین کرّم اللہ وجههٗ اَنَا مُتَکَلِّمٌ بِسَبْعِیْنَ لِسَانًا وَّمُفْتِیْ کُلِّ شَیْءٍ عَلٰی سَبْعِیْنَ وَجْهًا اَنَا الَّذِیْ اَعْلَمُ مَا یَحْدُثُ فِی اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ اَمْرًا بَعْدَ اَمْرٍ وَشَیْئًا بَعْدَ شَیْءٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ۔ **یعنی** میں ہوں ستر زبانوں میں بولنے والا۔ اور ہر چیز کا ستر طور پر فتویٰ دینے والا۔ میں ہوں وہ شخص کہ جانتا ہوں ہر چیز کو جو رات اور دن میں ایک چیز کے بعد پیدا اور ظاہر ہوتی ہے۔ اور یہ تمام امور سے کنایہ ہے۔ یعنی میں ہر ایک امر کو جو قیامت تک واقع ہوگا۔ جانتا ہوں۔ **مولوی معنوی فرماتے ہیں: نظم**

قیومی وہم اکرمی سلطانی وہم اعظمی — برجملہ عالم اعلیٰ اللہ مولانا علیؑ
ہم انبیا گویا ز تو ہم اولیا دانا ز تو — ہم عارفاں شیدا ز تو اللہ مولانا علیؑ
احساں ز تو ارکانِ تو برہانِ تو ایمانِ تو — ہم شرع وہم ریحاں ز تو اللہ مولانا علیؑ

منقبت ۹۶۔ قال امام العالمین کرّم اللہ وجههٗ اَنَا الَّذِیْ اَرٰی اَعْمَالَ الْخَلَائِقِ فِیْ مَشَارِقِ الْاَرْضِ وَمَغَارِبِهَا وَلَا یَخْفٰی عَلَیَّ شَیْءٌ مِّنْهُمْ **یعنی** میں وہ شخص ہوں کہ مشرقوں اور مغربوں میں مخلوقات کے عملوں کو دیکھتا ہوں اور ان کی کوئی چیز مجھ پر پوشیدہ نہیں ہے۔ **مولوی معنوی فرماتے ہیں۔ نظم**

اے رہنمائے مومناں اللہ مولانا علیؑ — اے ستر پوش غیب داں اللہ مولانا علیؑ

دانندۂ رازِ ہمہ۔ انجام و آغازِ ہمہ　　اے قدر و اعزاز ہمہ اللہ مولانا علیؑ

منقبت۹۴۔ قَالَ اِمَامُ الْمُکَبِّرِیْنَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ اَنَا الَّذِیْ عِنْدِیْ اِثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ اِسْمًا مِنَ الْعِظَامِ۔ **یعنی** مَیں وہ شخص ہوں کہ میرے پاس اسمائے اعظم الٰہی سے بہتّر اسم ہیں۔

منقبت۹۵۔ قَالَ اِمَامُ الْاَطْھَرِیْنَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ اَنَا الْکَعْبَۃُ الْحَرَامُ وَالْبَیْتُ الْحَرَامُ وَالْبَیْتُ الْعَتِیْقُ اَنَا الَّذِیْ یُمَلِّکُنِیَ اللّٰہُ شَرْقَ الْاَرْضِ وَغَرْبَھَا مِنْ طَرْفَۃِ عَیْنٍ وَلَمْحِ الْبَصَرِ۔ **یعنی** مَیں ہوں کعبۃ الحرام اور بیت الحرام اور بیت العتیق کہ تینوں نام کعبہ شریف کے ہیں۔ اور مَیں وہ شخص ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو ایک چشم زدن میں مشرق اور مغرب یعنی تمام روئے زمین کا مالک کریگا۔

منقبت۹۶۔ قَالَ اِمَامُ الْاَفْضَلِیْنَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ اَنَا مُحَمَّدُ الْمُصْطَفٰی۔ اَنَا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی کَمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ عَلِیٌّ ظَھَرَ مِنِّیْ اَنَا الْمَمْدُوْحُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اَنَا الْمَعْنِیُّ الَّذِیْ لَا یَقَعُ عَلَیَّ اِثْمٌ وَّ شُبْہَۃٌ۔ **یعنی** مَیں ہوں محمد مصطفےٰ میں ہوں علی مرتضیٰ چنانچہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ علیؑ مجھ سے ظاہر ہوا ہے۔ مَیں وہ شخص ہوں کہ رُوح القدس سے میری مدح کی گئی ہے مَیں وہ صاحب فراست ہوں کہ کوئی گناہ اور اشتباہ مجھ پہ واقع نہیں ہوتا۔

منقبت۱۰۰۔ قَالَ اِمَامُ الْاَکْمَلِیْنَ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ اَنَا اُظْھِرُ الْاَشْیَآءَ الْوُجُوْدِیَّۃَ کَیْفَ اَشَاءَ فِیْھَا۔ **یعنی** مَیں وہ شخص ہوں کہ اشیاء وجودیہ کو جس طرح چاہتا ہوں ظاہر کرتا ہوں۔

صَدَقَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاِمَامُ الْمُتَّقِیْنَ وَخَیْرُ الْوَصِیِّیْنَ وَاَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدَ خَیْرِ النَّبِیِّیْنَ صَلَوٰۃُ اللّٰہِ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ ؞

نظم

مولوی معنوی فرماتے ہیں۔

آں امام مبین وَلِیّ خدا　　آفتابِ وجود اہل صفا

آں امامے کہ قائم است بحق　　در زمین و زماں و ارض وسما

ذات اوہست واجب العصمت　　او منزّہ ز شرک و کفر و ریا

عالم وحدت است مسکن او　　اُو بروں از صفات مافیہا

اوست جاں حقیقت انساں　　جملہ فانی شوند او برجا

جُنبشِ او بود زحیّ قدیم　　گردشِ او بود بہ مُلک بقا

ذاتِ سبحان است باقی وبیچوں　　واں صفاتش علیؑ عالی را

نیست خالی صفاتِ او از ذات　　ہست محسوس او بذاتِ خدا

اُوست آں گنجِ مخفیِ لاہوت	کہ زحق اُو بحق شدہ پیدا
نقدِ آں گنجِ علم بے پایاں	نیست دیگر بجز علیِؑ عُلےٰ
حکمتِ او جز اوند اندکس	کو حکیم است و عالمِ اشیا
اوّلِ حق بود بلا اوّل	آخرِ حق بود بلا اخریٰ
ناصرِ انبیا است او اَلحق	اولیا راست دیدۂ بینا
اُو بحق حاضر است در کونین	بہ یقین داں کہ اوست بدرِ دُجیٰ
او بحق است وحق ازو ظاہر	او بحق است جاوداں بہ بقا
لمعۂ نورِ روئے او کردہ	آفتاب از ضیائے خود شیدا
بود از نورِ او دلِ آدمؑ	کہ شدہ تاجِ مظہرِ اسما
بے ولائے علیؑ بحقِ خدا	ننہد در بہشت آدمؑ پا
مُطلع گشتہ است بر ہمہ شے	آدم از علمِ آں امامِ بقا
سجدہ کردند مرورا ملکوت	زانکہ بُد نورِ خالقِ یکتا
دررہِ قدسِ عالمِ جبروت	انبیا را دلیل و راہنما
شیثؑ در خم بدید نورِ علیؑ	گشت ازاں نورِ عالمِ اعلیٰ
نوحؑ ازو یافت ہر چہ مے طلبید	تا رسیدش بمنزلِ عُلیا
کرد ذکرش خلیلِ در پلّہ	شد بروئے نار لالہ حمرا
جملہ نسرین و سنبل و گُل شد	نارِ نمرود بر خلیلِؑ خدا
وبہ او کرد بے شک اسمٰعیلؑ	گشت قرباں کبش او بصفا
بس کہ نالید پیش او یعقوبؑ	بوئے یوسفؑ شنید و شد بینا
نورِ او دید موسئ عمراں	گشت والہ در آں شبِ یلدا
اربعینے فتادہ بُد بے خود	گشتہ مستغرقِ وصال ولقا
گفت یا رب مرا نشانے دہ	گفت دائم ترا یدِ بیضا
بود با جملہ انبیاء در سرّ	گشت با ذاتِ مصطفےٰ پیدا
در شریعت در مدینۂ علم	در حقیقت امیرِ ہر دو سرا
لطفِ او بود ہمدمِ مریمؑ	گشت عیسیٰ ازاں سبب پیدا

سِرّ او دید سیّدِ کونین — در شبِ قُرب در مقامِ دنے
از علیؓ مے شنید نطق علیؓ — بعلیؓ جز علیؓ بنود آنجا
او علیؓ است و ابنِ عمِّ رسولؐ — اُوست والی و شوہر زہراؓ
رہرواں طالبند اُو مطلوب — عارفاں صامت اند اُو گویا
خلق جہال اُو بُود عالِم — غیر ناداں داو بود دانا
عِلمِ جاوید شد برش روشن — کرو تحقیق رمزِ مَا اَوْحٰی
اُوست مقصودِ کل موجودات — اوست واقف زگنج ہائے خدا
ذرّۂ نیست بے مشیّت اُو — تا ثُریّا ز فوقِ تحتِ ثریٰ
خاصۂ عِلم واحدیت اُوست — کردہ اُو قصرِ دین و شرع بنا!
اوّل و آخر او بود در دیں — ظاہر و باطن اُو بُود بخدا
تا نہ دانی تو سِرّ ایں معنی — نہ رسی در ولایتِ والا!
گر تولاّ کنی بہ حیدر کن — تا برندت بہ جنّۃ الماویٰ
روحِ اعظم بہ گِردِ مرقدِ اُو — دائماً در طواف و ذکر و دُعا
گفت احمد خود از سرِ تحقیق — بو تراب است شاہِ ہر دو سرا
گر شود روشنت کہ والی اُوست — با من اے خواجہ کم کُنی غوغا!
مومناں جملہ رو بہ اُو دارند — کہ امیر است و ہادیِ والا!
ماہمہ ذرّہ ایم و اُو خورشید — ماہمہ قطرہ ایم و او دریا!
ماہمہ مُردہ ایم اُو زندہ — ماہمہ پست ایم و او اعلےٰ
ماہمہ غافلیم و او آگاہ — ماہمہ فانی ایم و او بہ بقا
شمس دیں چونکہ صادقی در عشق — جان فدا کن برائے مولانا
تا شود جانب واصلِ جاناں — تا رسد قطرہ ات سوئے دریا
بندۂ خاندان بجاں مے باش — گر بخواہی رسی بہ تحتِ لوا

منقبت ۱۰۱۔ مسند احمد حنبل میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ میں نے امیر المومنینؑ سے سُنا کہ فرماتے تھے۔

اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَاَخُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاَنَا الصِّدِّيْقُ الْاَكْبَرُ لَا يَقُوْلُهَا غَيْرِيْ اِلَّا كَاذِبٌ مُفْتَرٍ۔ یعنی میں ہوں عبداللہ یعنی قطبِ زماں۔ اور برادرِ رسولِ خدا یعنی قائم مقام حبیبِ رحمان

اور مَیں ہوں صدیق اکبر۔ میرے سوا اس کلمے کو کوئی شخص زبان پر نہ لائے گا۔ مگر یہ کہ وہ مفتری اور کاذب ہوگا۔ 16

مولف کتاب عرض کرتا ہے کہ عبداللہ کا نام اقطاب (جمع قطب) سے مخصوص ہے۔ اسی لئے بڑے بڑے انبیا علیہم السلام کو جو اقطاب زماں تھے۔ قرآن میں جہاں ذکر کیا ہے۔ عبداللہ کے نام سے نامزد فرمایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی نقل قول کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا (یعنی میں عبداللہ ہوں۔ خدا نے مجھ کو کتاب عطا فرمائی ہے اور مجھ کو نبی بنایا ہے)

منقبت ۱۰۲۔ مصابیح القلوب، سیر النبی اور کفایۃ المومنین میں امام حسین علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک روز میرے والد بزرگوار دریائے فرات کے کنارے پر غسل کرنے کے لئے پانی میں اترے۔ ناگاہ ایک موج اٹھی اور آپ کے پیراہن مبارک کو بہا کر لے گئی۔ جب پانی سے باہر تشریف لائے۔ تو ایک ہاتف غیبی نے آواز دی۔ اُنْظُرْ عَنْ یَمِیْنِكَ وَخُذْ مَا تَرٰی۔ (یعنی اپنی دائیں طرف نظر کرا ور جو ملے لے لے) جب حضرتؑ نے دائیں طرف نگاہ کی۔ تو دیکھا کہ ایک پیراہن دیبا کے پارچے میں لپٹا ہوا ہے۔ آپ نے اس کو لے لیا۔ ایک پارچہ اس کے گریبان سے گرا۔ جس پر لکھا تھا۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ هٰذِهٖ هَدِیَّةٌ مِّنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْطَالِبٍ هٰذَا قَمِیْصُ یُوْرَثُ عِمْرَانَ کَذٰلِكَ اَوْرَثْنَاهَا قَوْمًا اٰخَرِیْنَ۔ **یعنی** یہ تحفہ خداوند عزیز حکیم کی طرف سے علیؑ بن ابی طالب کی طرف ہے۔ یہ ہدیہ قمیص ہے۔ جو عمران کو میراث میں دی گئی ہے اسی طرح ہم اس کو دوسرے لوگوں کو میراث میں دیتے ہیں۔

منقبت ۱۰۳۔ حبیب السیر جلد دوم اور مناقب ابن مردویہ میں انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ بہشت میری امت کے چار شخصوں کی مشتاق ہے۔ **راوی** کہتا ہے کہ میں نے چاہا کہ معلوم کروں کہ وہ چار کون کون ہیں۔ یہ سوچ کر میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ اور اس سے کہا۔ کہ رسولِ خدا نے فرمایا ہے کہ:۔ اِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ اِلٰی اَرْبَعَةٍ مِّنْ اُمَّتِیْ۔ جنت میری امت کے چار شخصوں کی مشتاق ہے۔ آنحضرتؐ سے پوچھو کہ وہ چار شخص کون کون سے ہیں؟ ابوبکرؓ نے جواب دیا۔ مجھے اس بات کا خیال ہے کہ اگر میں ان چار شخصوں میں سے نہ ہُوا۔ تو بنو تیم مجھ کو ملامت کریں گے۔ تب عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ اور حدیث مذکور بیان کی۔ اس بزرگوار نے بھی دہی جواب دیا کہ مجھے یہ خیال ہے کہ اگر میں ان چاروں میں نہ ہُوا۔ تو بنی امیہ مجھے طعن اور ملامت کریں گے۔ تب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ اور حدیث مذکور اس سے بیان کر کے وہی درخواست کی۔ اس بزرگ نے بھی یہ جواب دیا۔ کہ مجھے خوف ہے کہ اگر میں ان چار میں داخل نہ ہُوا۔ تو بنی عدی مجھ پر آوازے کسیں گے۔ اور رمز و کنایہ سے طعن و ملامت کریں گے۔ یہ جواب سُن کر امیر المومنین علیؑ کی خدمت میں جا کر سارا حال عرض کیا۔ امیر نے فرمایا۔ خدا کی قسم میں رسولِ خدا سے ضرور دریافت کروں گا۔ اگر میں ان چار میں داخل ہُوا۔ تو حمدِ الٰہی بجا لاؤں گا۔ اور اگر نہ ہُوا تو خدائے بزرگ و برتر سے درخواست